السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی لڑکا اپنے والد کو گالی دے اور مارنے کے لئے کھڑا ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالی ہمیں والدین کا فرمانبردار اور خدمت گار بنائے اور ان کی نافرمانی سے بچائے ، والدین کی نافرمانی درحقیقت اللہ کی نافرمانی ہے ۔

والدین کی نافرمانی حرام اور اکبر الکبائر گناہوں میں شمار ہوتی ہے ، اور اللہ تعالی نے اس کو شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے ۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ٭ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا الاسراء : ٢٣۔٢٤

’’اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا ، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا ، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور شفقت و محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے ۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«اَلَا أُنَبِّئُکُمْ بِأَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ ... ثَلَاثًا ... قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ ... وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ : اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ، اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْتُ : لَا یَسْکُتُ»

راجع : الجامع لأحكام القرآن للقرطبی، ص :١٥٥/١٠۔ ١٦٠ ، ١٤/٤٤ ، ١٢٠/٥ ، وفتح الباري للعسقلانی، ص : ٤٠٣/١٠۔ ٤٠٦، ٦٨/٥، وفيض القدير للمناوي، ص : ٢٢٧/٢، ٣٣/٤۔

’’کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں سے میں سے زیادہ بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں ؟ (آپ نے اس بات کو تین بار دہرایا) ہم نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (وہ یہ ہیں) اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپ بیٹھ گئے فرمایا خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار! اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ فرمائی اور خاموش نہیں ہوتے تھے ۔‘‘

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ : مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

أخرجه مسلم فی کتاب البر، باب رغم من ادرک ابویہ او احدھما عند الکبر ... رقم : ٦٥١١۔

’’اس شخص کی ناک آلود ہو ، پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو ، پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو ، پوچھا گیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی ؟ جواب دیا : جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا کسی ایک کو بوڑھا پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ گیا ۔‘‘

نیک بخت ہے وہ انسان جو والدین کی خدمت کے موقعہ کو غنیمت سمجھنے میں جلدی کرتا ہے کہ کہیں ان کی وفات کی وجہ سے یہ موقعہ ختم نہ ہو جائے اور اسے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے اور بدبخت ہے وہ انسان جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے ، خاص طور پر وہ جسے خدمت کرنے کا حکم پہنچ چکا ہے ۔

’’تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا‘‘ ... اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کہو جس میں ادنیٰ سی بھی اکتاہٹ ظاہر ہوتی ہو ۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ]